نمبر ن

بسم اللہ الرحمن الرحیم
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ
الفضل
قادیان
یوم پنجشنبہ

جلد ۳۴ | ۱۹ ماہ فتح ۱۳۲۶ ہش | ۲۴ محرم الحرام ۱۳۶۶ ھ | ۱۹ دسمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آٹھ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کل رات سے آج دوپہر تک بہت خراب رہی۔ درد بھی شدید رہا۔ آج شام سے قدرے افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں ڈاکٹر میلا رام صاحب پی۔ ایچ ڈی پروفیسر طبیعیات ایف سی کالج لاہور نے "زمین کی عمر" کے موضوع پر انگریزی میں نہایت دلچسپ تقریر کی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کرسی صدارت پر رونق افروز تھے۔ آخر میں حضور نے

اسلامی اخوت کا نظریہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

بھائی بندی کے الفاظ کو ہر شخص جانتا ہے کیونکہ یہ ہمارے روزانہ استعمال کے الفاظ ہیں۔ مگر چونکہ اکثر لوگوں میں غور کا مادہ کم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ان الفاظ کی گہرائی میں نہیں جاتے۔ بس صرف اتنا جانتے ہیں کہ ایک باپ یا ایک ماں کی اولاد ہونے کا نام بھائی ہے۔ حالانکہ اخوت کا مفہوم اس سے بہت زیادہ وسیع اور بہت زیادہ عمیق ہے۔ دراصل اخوت کے لئے تین باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ اول یہ کہ دو بھائی ایک منبع سے نکلی ہوئی دو ہستیاں ہوتی ہیں۔ یعنی ایک درخت کی طرح ان کی جڑ تو ایک ہی ہوتی ہے۔ مگر شاخیں کئی ہو سکتی ہیں۔ دوم۔ جب دو بھائیوں کی جڑ ایک ہوتی ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک درخت کی شاخوں کی طرح وہ بہرحال ہم رنگ اور ہم جنس بھی ہوتے ہیں۔ سوم دو بھائی برابر کے حقوق رکھنے والی ہستیاں ہوتی ہیں یعنی ان میں سے کسی کو دوسرے پر حقوق کے معاملہ میں فوقیت حاصل نہیں ہوتی۔ یہ تین چیزیں اخوت کے لئے گویا بنیادی شرائط کے طور پر ہیں۔ اور جہاں بھی یہ شرائط پائی جائیں گی۔ اخوت کا مفہوم قائم ہو جائیگا۔

خواہ نسلی لحاظ سے بھائی کہلانے والے لوگ ایک نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے کئی قسم کی اخوت کو تسلیم کیا ہے۔ مثلاً عرفی اخوت کے علاوہ جسے گویا اخوتِ نسبی کہنا چاہیئے اسلام نے رضاعت کی اخوت کو بھی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ جب دو شخصوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہو۔ تو اسلامی تعلیم کی رو سے وہ رضاعی بھائی کہلاتے ہیں۔ حالانکہ بسا اوقات ان کی نسل بالکل جدا ہوتی ہے۔ اخوت کی یہ قسم اخوتِ رضاعی کہلاتی ہے۔ اسی طرح اسلام نے ایک اخوتِ دینی قائم کی ہے۔ یعنی ایک ہی شریعت اور ایک ہی امام کے ساتھ وابستہ ہونا۔ اس حال میں بھی گویا منبع ایک ہی ہوتا ہے۔ اور اس منبع سے نکلی ہوئی شاخیں ہم رنگ اور ہم جنس ہونے کے علاوہ مساویانہ حقوق بھی رکھتی ہیں۔ اسی طرح ایک اخوتِ عہدی ہوتی ہے کہ جب دو یا دو سے زیادہ اشخاص باہم عہد و پیمان کے ذریعہ ایک دوسرے کے بھائی بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی ہجرت کے بعد بعض مہاجرین و انصار کے درمیان اخوت کا عہد قائم کیا تھا وغیرہ ان سب قسم کی اخوتوں کا مرکزی نقطہ

وہی تین شرائط ہیں جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں یعنی (۱) ایک منبع سے نکلا ہوا ہونا (۲) ہم رنگ و ہم جنس ہونا اور (۳) باہمی مساویانہ حقوق رکھنا۔ اور ان سب اخوتوں کو اسلام نے انتہائی تقدس اور ذمہ داری کا رنگ دے کر اسلامی سوسائٹی کو گویا آپس میں آہنی زنجیروں کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ لیکن اس جگہ میرا یہ نوٹ اخوتِ دینی سے تعلق رکھتا ہے۔ جسے وسیع اسلامی اخوت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً (سورۃ آل عمران رکوع ۱۱)

"یعنی اے مسلمانو تم سب اکٹھے ہو کر خدا کے دین کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو۔ اور آپس میں تفرقہ نہ پیدا ہونے دو۔ اور اللہ کی اس عظیم الشان نعمت کو یاد رکھو۔ کہ کفر اور بے دینی کی حالت میں تم ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے۔ مگر اسلام کے ذریعہ خدا نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کر دی اور تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے"۔

پھر فرماتا ہے:۔

انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللّٰہ لعلکم ترحمون (سورۃ حجرات رکوع ۱)

"یعنی تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس اگر کسی وجہ سے بعض مومنوں میں اختلاف پیدا ہو جایا کرے۔ تو ان میں فوراً صلح کرا کے اسلامی اخوت کی عمارت کو شکستہ ہونے سے بچایا کرو۔ اور آپس کے تعلقات میں خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ تاکہ تم اسکے فضل و رحم سے حصہ پاؤ"۔

اسی اسلامی اخوت کی تشریح میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

تری المومنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضواً تداعی لہ سائر جسدہ بالسھر والحمی (بخاری کتاب الادب)

یعنی تو دیکھے گا۔ کہ تمام مومن ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و شفقت کا سلوک کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت رکھنے اور ایک دوسرے کی طرف تعاون اور ملاطفت کی روح کے ساتھ جھکنے میں بالکل جسم انسانی کا سا رنگ رکھتے ہیں۔ کیونکہ جسم انسانی کی طرح مومنوں کی جماعت میں بھی یہ طبعی نظارہ نظر آتا ہے کہ جب اس جسم کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے۔ تو باقی ماندہ جسم بھی اس بیمار عضو کی ہمدردی میں بے چینی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

اور بخار اور سوزش اضطراب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

اخوت اسلامی کی یہ لطیف تشبیہ جو غالباً دنیا بھر کی لطیف ترین تشبیہوں میں سے ہے۔ کسی تشریح کی محتاج نہیں اس تشبیہ میں اسلامی سوسائٹی کو جسم انسانی کے مشابہ قرار دیکر اس سوسائٹی کے افراد کو جسم انسانی کے مختلف اعضاء سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور یہ تشبیہ کتنی لطیف اور کتنی سچی اور کتنی گہری اور فطرت انسانی کی کتنی آئینہ دار ہے؟ اس سوال کا جواب کسی حاذق طبیب یا کسی ماہر نفسیات سے پوچھو اور یا پھر مجھ سے سنو۔ جو اس فن کی اصطلاحوں سے ناآشنا ہونے کے باوجود اس وقت اس فطری نظارہ کو خود اپنے نفس میں مشاہدہ کر رہا ہے۔ جب میں نے یہ مضمون لکھنا شروع کیا۔ تو بغیر کسی سابقہ انتباہ کے مجھے نقرس کے حملہ نے اچانک آ دبوچا۔ اور بائیں پاؤں کے ٹخنہ میں اس شدت کا درد اٹھا۔ کہ چند منٹوں کے اندر اندر چلنا پھرنا تو در کنار بستر کے اندر پاؤں ہلانا بھی مشکل ہو گیا۔ میرے اس مضمون کے نوٹ میرے سامنے تھے۔ اور میری آنکھیں ان الفاظ کو دیکھ رہی تھیں۔ کہ اذا اشتکی عضواً (یعنی جب جسم انسانی کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے) تو .... میں نے دل میں کہا کہ شاید نیرنگی قدرت اس فلسفہ کا پہلا سبق خود مجھ ہی کو دینا چاہتی ہے۔ اور اب مجھے کچھ عرصہ کے لئے سھر و حمٰی (یعنی بے چینی اور بخار) کے واسطے تیار ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ کہ درد تو صرف بائیں کے پاؤں کے ٹخنہ میں تھا۔ اور ماؤف مقام غالباً ایک انچ قطر سے زیادہ نہیں ہوگا۔ مگر دیکھتے ہی دیکھتے جسم یوں تپنے لگا۔ کہ جیسے قدرت کی کسی غیر مرئی بھٹی نے سارے جسم میں جلد کے نیچے دہکتے ہوئے کوئلوں کی تہہ بچھا دی ہے۔ اور اس کے ساتھ بے چینی اور اضطراب کا وہ عالم تھا۔ کہ الامان۔ اس وقت میں حقیقتہً اس سوچ میں پڑ گیا۔ کہ اس تکلیف سے

بیماری سے شفا پانے کی دعا پہلے کروں یا کہ اس تازہ بتازہ فطری سبق پر خدا کا شکریہ پہلے ادا کروں؟ بہر حال خواہ میرا یہ مضمون مکمل ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ یا خواہ مجھے اسکی تشریح و توضیح کی توفیق ملے یا کہ صرف اشاروں اشاروں میں ہی یہ مضمون ختم ہو جائے۔ یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ جس طرح بسا اوقات سینما کے پردہ پر ایک دور دراز کے نظارہ کو مصوری کی فسوں سازیاں سے لپیٹ کر دیکھنے والوں کی نظروں کے قریب لے آتے ہیں۔ اسی طرح میری اس بیماری کے غیر متوقع حملہ نے اخوت اسلامی کی وہ عدیم المثال تصویر جو اوپر کی حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ میری نظروں کے اس قدر قریب کر دی کہ میں گویا سب کچھ بھول کر اسی میں کھویا گیا۔

واقعی کیسی سچی اور کیسی پیاری اور کیسی دلکش مثال ہے۔ جو اس حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ یہ گویا اس قرآنی آیت کی ایک مجسم تفسیر ہے۔ کہ وفی انفسکم افلا تبصرون (سورہ ذاریات ع ۱) "یعنی نادانو ہم نے ہر ضروری نشان تمہارے اپنے نفسوں میں جمع کر رکھا ہے۔ مگر تم دیکھو بھی"۔ انسانی جسم کے ہزاروں بلکہ لاکھوں اعضا یعنی حصے ہیں۔ اور ہر حصہ اپنی ذات میں گویا ایک عالم کا حکم رکھتا ہے۔ اور اپنے اپنے مفوضہ کام کی انجام دہی میں اس طرح لگا ہوا ہے۔ کہ گویا باقی حصوں کی طرف سے بالکل ہی غافل اور بے خبر ہے۔ مگر جونہی کہ ان ہزاروں حصوں میں سے کسی ایک حصہ کو کوئی دکھ پہنچتا ہے۔ باقی حصے فوراً بیدار ہو کر اسکی ہمدردی میں آہ و پکار کرنے لگ جاتے ہیں۔ گویا یہ ایک یک جدی کنبہ تھا۔ جس کے ایک فرد کی موت نے سارے خاندان میں صف ماتم بچھا دی ہے۔ دکھتی آنکھ ہے۔ مگر دل و دماغ تڑپنے لگ جاتے ہیں۔ درد پسلی میں ہوتا ہے۔ مگر سارے جسم کا رواں رواں بے چین ہو جاتا ہے۔ کانٹا ایڑی میں چبھتا ہے مگر زبان ہائے ہائے کرتی اور ہاتھ کرب و اضطراب میں ادھر ادھر گرتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ نفسی) نے الفاظ بھی کیسے حقیقت سے معمور چنے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ تداعی لہ سائر جسدہٗ بالسھر والحمٰی۔ یعنی ادھر جسم کا ایک عضو بیمار ہو کر گویا اپنی مدد کے لئے دوسرے اعضا کو ص

ص پکارتا ہے اور ادھر باقی سارے عضو ماں جائے بھائیوں کی طرح لبیک لبیک کہتے ہوئے اسکی ہمدردی میں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور جبتک اس بیمار عضو کو چین نصیب نہیں ہوتا وہ اس کے پہلو میں بیٹھے وہ کر خود بھی انگاروں پر لوٹتے ہیں۔ اور سوزش و اضطراب میں اسی طرح جلتے ہیں جس طرح یہ بیمار عضو جلتا ہے۔

ذرا سوچو کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ کہ پیپ تو صرف انگلی کے پور میں پڑتی ہے۔ مگر جسم سارا بے چین ہونے لگتا ہے۔ اور بخار سے رؤاں رؤاں تپتا ہے یہ اسلئے کہ خالق ہستی نے انسانی جسم کو ایسی عجیب و غریب بناوٹ عطا کی ہے۔ کہ اگر ایک طرف ہر عضو گویا ایک گونہ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ تو دوسری طرف وہ باقی تمام اعضاء کے ساتھ ایک مجموعی لڑی میں پرویا ہوا بھی ہے

(آگے دیکھو اگلا صفحہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

قادیان ۱۷ ماہ فتح۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

احمدی نوجوانوں کو محنت اور استقلال کی عادت پیدا کرنی چاہیئے

فرمایا:۔ آج میں احمدی نوجوانوں کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ انہیں اپنے اندر محنت اور استقلال کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ یاد رکھیں کہ جب تک محنت اور قربانی کی عادت پیدا نہ ہوگی قوم کی حالت نہیں بدل سکتی۔ مشکلات اور ابتلا کئی شکلوں میں آتے ہیں۔ مگر ان سب کا جواب صرف ایک ہی ہوتا ہے۔ ہمت اور استقلال۔ ہمت اور طاقت کے استعمال کے لئے ضروری اصول ہے۔ کہ اسے ضرورت کے مطابق صرف کیا جائے۔ یعنی جتنی جتنی طاقت کی کسی جگہ ضرورت ہو۔ اس کے مطابق ہی لگائی جائے۔ اگر کم و بیش لگائی جائے گی۔ تو یہ جنون کی علامت ہوگی"۔ انسان کے ظاہری حواس خمسہ کے علاوہ باطنی حواس بھی ہوتے ہیں۔ اور انہی باطنی حواس میں خلل پڑ جانے کا نام جنون ہے۔ ظاہری حواس خمسہ کے مختل ہو جانے کو جنون نہیں کہا جاتا۔ مثلاً اس شخص کو جسکی قوت باصرہ۔ شامہ۔ لامسہ۔ سامعہ یا ذائقہ میں سے کوئی ایک یا زیادہ حسیں مفقود ہو چکی ہوں مجنوں نہیں کہتے۔ بلکہ مجنون وہی ہوتا ہے جس کی اندرونی حسیں خراب ہو گئی ہوں۔ اندرونی حسوں میں سب سے اہم قوت موازنہ ہے۔ اور اسی کے فقدان کا نام جنون ہے۔ قوت موازنہ یہ ہے۔ کہ جس قدر کسی جگہ طاقت کے صرف کرنے کی ضرورت ہو۔ اسی کے مطابق صرف کی جائے۔ مثلاً ایک من وزن اٹھانے کے لئے ایک من کے مطابق اور ایک سیر اٹھانے کے لئے ایک سیر کے مطابق طاقت صرف کی جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص ایک سیر کا پتھر اٹھانے کے لئے بہت سے لوگوں سے مدد مانگنے لگے۔ تو سب اسے مجنون کہیں گے۔ اور یہ موازنہ کی خرابی کی وجہ سے ہے۔ جو صرف پاگل ہی کر سکتا ہے یا کوئی شخص ہمالیہ پہاڑ کو اٹھانے کی کوشش کرے۔ تو اس کے اس فعل سے بھی سب اسے پاگل ہی کہیں گے۔

"ہمارے نوجوانوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ ان کے سامنے جو کام ہے وہ ہمالیہ پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔ اس لئے انکی کوششیں بھی اس عظیم الشان کام کے مطابق ہونی چاہئیں۔ ان کا کام ساری دنیا کو فتح کرنا ہے۔ اس لئے ان کے عزائم بھی اتنے ہی بلند ہونے چاہئیں۔ انہیں ہر فن میں دشمن سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ اس لئے انہیں ہر فن اور ہر شعبہ حیات میں دشمن سے برتری حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ ہمارے نوجوانوں میں ضیاع وقت کا مشغلہ بہت عام ہے۔ مطالعہ کتب سے وہ گپوں کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ اور مصروفیت پر آوارگی کو مقدم رکھتے ہیں۔ جب تک وہ اپنی حالت بدل کر اپنے قویٰ کا صحیح رنگ میں استعمال نہ کریں گے۔ اپنی کوششیں اور ہمتیں اتنے بڑے مقصد کے مطابق نہ بنا دیں گے۔ وہ مجنوں ہی کہلانے کے مستحق ہوں گے۔ کیونکہ ان کے سامنے کام تو بہت عظیم الشان ہے۔ مگر ان کی ہمتیں چیونٹی کا ہمالیہ کو گرانے کی کوشش کے مترادف ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ نوجوان اپنے اندر احساس پیدا کریں۔ اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں۔ کہ ہمارے سامنے کام بہت بڑا ہے۔ ہمیں اسی کے مطابق کوشش کرنی چاہیئے۔" یہ نکتہ ہمیشہ یاد رہے۔ کہ دنیا میں خالص مذہب سے کبھی تغیر نہیں ہوتا۔ ضرور دنیاوی طاقت کو بروئے کار لانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1156

اور ایک کے سکھ کے ساتھ دوسرے کا سکھ اور ایک کے دکھ کے ساتھ دوسرے کا دکھ لازم ملزوم کر دیا گیا ہے۔ اور اسلامی اخوت کا یہی وہ دلکش نظارہ ہے۔ جو ہمارا پیارا آقا اپنے خادموں کی زندگی میں دیکھنا چاہتا ہے۔ تم بے شک۔ اپنی انفرادی زندگی کو جس جائز طریق پر چاہو گذارو۔ تجارت کرو۔ زراعت کرو۔ صنعت و حرفت میں پڑو۔ ملازمتیں کرو۔ آرٹس میں چمکو۔ سائنس میں کمال پیدا کرو۔ فنونِ سپہ گری سیکھو۔ دنیا کماؤ۔ دین کی خدمت میں وقت گذارو۔ جائیدادیں بناؤ۔ جائز تفریحوں میں حصہ لو۔ تمہارا دین تمہیں کسی ایسے کام سے جو تم جائز رنگ میں کرنا چاہو۔ نہیں روکتا۔ کیونکہ انفرادیت بھی انسانی ترقی کے لئے ایسی ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ اشتراکیت۔ مگر وہ تم سے یہ ضرور مطالبہ کرتا ہے۔ اور یہ مطالبہ گویا اسلامی اشتراکیت کی جان ہے کہ تم جو بھی ہو اور جیسے بھی ہو۔ اور جہاں بھی ہو۔ تمہارے اندر یہ جذبہ ہمیشہ موجزن رہنا چاہیئے۔ کہ اگر کبھی تمہارے کسی چھوٹے سے چھوٹے عضو یعنی بظاہر حقیر سے حقیر فرد کو بھی کوئی دکھ پہنچے۔ تو یہ دکھ صرف اس عضو اور اس فرد کا ہی دکھ نہ رہے۔ بلکہ اس دکھ کی وجہ سے وسیع اسلامی اخوت کا سارا وجود سر سے لیکر پاؤں تک سہر حُمّٰی کے ساتھ تپنا اور تڑپنا شروع ہو جائے۔ آج اس اخوت کے مقام پر قائم ہو جاؤ۔ اور پھر دنیا کی کوئی طاقت تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس اخوتِ اسلامی کا اس قدر اکرام مدنظر تھا۔ کہ جب عرب کے شمال میں غزوہ موتہ کے موقعہ پر عیسائیوں کی ایک جمعیت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کو شہید کیا۔ تو آپ نے ان کے انتقام اور اسلامی رعب کے قیام کے لئے صحابہ کی ایک فوج اس علاقہ کی طرف روانہ فرمائی اور اس فوج کی سرداری حضرت زید کے صاحبزادے اسامہ رضؓ کے سپرد کی۔ جو اس وقت صرف انیس سالہ نوجوان تھے۔ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسے معمر اور جلیل القدر صحابہ کو ان کے ماتحت رکھا۔ تا دنیا پر یہ ظاہر ہو۔ کہ اگر اسلام کے ایک غلام کو بھی کفار کی طرف سے گزند پہنچتا ہے تو اس کے انتقام کے لئے چوٹی کے مسلمان اس غلام کے لڑکے کی رکاب تھامے ہوئے آگے آتے ہیں۔ دنیا کی کونسی طاقت ہے۔ جو اس عظیم الشان روحانی قلعہ کو سر کر سکتی ہے؟

کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تو محض ایک فلسفہ ہے۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ یعنی اس نے ایک جذبہ کو ابھار کر اسے آزاد چھوڑ دیا ہے۔ اور ایک طاقت کو پیدا کر کے اسے آزاد چھوڑ دینا بسا اوقات فائدہ کی نسبت ہلاکت کا زیادہ موجب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک طاقتور موٹر کو تیزی کے ساتھ حرکت میں لا کر کسی شاہراہ پر بغیر بریکوں اور بغیر ڈرائیور کے چھوڑ دیا جائے۔ مگر یہ اعتراض بالکل بودا اور جہالت کا اعتراض ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں اخوت اسلامی کے مواقع نہیں بتائے گئے۔ بلکہ صرف اخوت اسلامی کا مقام بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ کس اعلیٰ شان کی ہونی چاہیئے۔ باقی رہا یہ سوال کہ یہ اخوت کس رنگ میں اور کس موقع پر ظاہر ہو۔ سو اس کے متعلق قرآن و حدیث بھرے پڑے ہیں۔ مگر اس جگہ مثال کے طور پر صرف ایک آیتِ قرآنی اور ایک حدیث نبویؐ پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

(سورہ مائدہ رکوع ۱)

"یعنی اے مسلمانو تم آپس میں نیکی اور تقویٰ کے امور میں تو ضرور تعاون کیا کرو۔ لیکن گناہ اور ظلم و تعدی کے امور میں ہرگز تعاون نہ کیا کرو۔"

کیا اس سے زیادہ مضبوط بریک کوئی خیال میں آسکتی ہے۔ جو انسانی فطرت کو لگائی جا سکے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صرف اس قرآنی تشریح پر ہی اکتفا نہیں کی۔ بلکہ مزید تفصیل بیان کر کے گویا اخوتِ اسلامی کے کوڈ کو بالکل واضح اور نمایاں کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں اور کیا خوب فرماتے ہیں:-

عن انس رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالمًا او مظلومًا۔ قالوا یا رسول اللہ ھٰذا ننصرہ مظلومًا فکیف ننصرہ ظالمًا۔ قال تاخذ فوق یدیہ

(بخاری کتاب المظالم)

"یعنی انسؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ اپنے مسلمان بھائی کی ہر حال میں مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا کہ مظلوم۔ اس پر صحابہؓ نے (حیران ہو کر) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مظلوم بھائی کی مدد تو ہم سمجھ گئے۔ مگر یہ ظالم بھائی کی مدد کے کیا معنی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ظالم بھائی کی مدد یہ ہے کہ اس کے ظلم کے ہاتھ کو پکڑ کر روک لو۔"

اللہ اللہ! اللہ اللہ!! کس شان کا کلام ہے۔ اور کس شیرینی اور کس چاشنی سے لبریز!!! مگر افسوس ہے کہ بہت سے مسلمان بھی اس کلام کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ وہ صرف اس خیال کو لیکر خوش ہو جاتے ہیں۔ کہ ہمارے رسول نے اس حدیث میں کیسے لطیف انداز میں ظلم کو روکنے کی تعلیم دی ہے۔ حالانکہ یہ مفہوم اس حدیث کا صرف ایک حصہ ہے۔ اور وہ بھی محض ثانوی حیثیت کا حصہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کا اصل مقصد اور مدعا یہ ہے کہ اسلامی اخوت کا اولین فرض یہ ہے کہ ایک مسلمان ہر حال میں اپنے مسلمان بھائی کی امداد کے لئے تیار اور ہوشیار رہے۔ اور کوئی خیال اسے اس فرض کی ادائیگی سے باز نہ رکھ سکے۔ حتیٰ کہ اگر وہ اپنے مسلمان بھائی کو ظالم بھی خیال کرتا ہے۔ تو پھر بھی اس کا فرض ہے۔ کہ آگے آئے اور اپنے بھائی کی امداد کرے۔ گو لازمًا ظالم ہونے کی صورت میں یہ امداد دوسرے رنگ میں ظاہر ہوگی۔ مگر بہرحال وہ کسی صورت میں اور کسی حال میں اپنے بھائی کی امداد سے پہلو تہی نہیں کر سکتا۔ اگر اس کا بھائی مظلوم ہے۔ تو وہ آئے۔ اور اپنے مظلوم بھائی کی امداد کے لئے اپنے جان و مال کی بازی لگا دے۔ اور اگر بھائی ظالم ہے۔ تو پھر بھی وہ آگے آئے۔ اور اپنے بھائی کے ظلم کے ہاتھ کو روکے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کلام کو ان چونکا دینے والے الفاظ سے شروع کیا ہے۔ کہ انصر اخاک ظالمًا او مظلومًا (یعنی ہر حال میں اپنے بھائی کی امداد کو پہنچو خواہ وہ ظالم ہے یا کہ مظلوم) اور صرف سوال ہونے پر یہ تشریح فرمائی ہے۔ کہ ظالم بھائی کی امداد کس طرح ہونی چاہیئے۔ اور کمال حکمت سے آپ نے ظالم کا لفظ پہلے رکھا ہے۔ اور مظلوم کا بعد میں۔ تاکہ اس طرف اشارہ فرمائیں۔ کہ بعض لحاظ سے ظالم بھائی مظلوم بھائی کی نسبت بھی زیادہ قابل امداد ہوتا ہے۔ کیونکہ جہاں مظلوم بھائی کی صرف دنیا لٹ رہی ہوتی ہے۔ وہاں ظالم بھائی کی روح اور اس کے اخلاق مٹ رہے ہوتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ دانشمندوں کے نزدیک جسم کے نقصان سے روح اور اخلاق کا نقصان بہت زیادہ بھاری ہوتا ہے۔

مگر یہ اعلیٰ ضابطہ اخلاق صرف اسلامی تعلیم کا رہینِ منت ہے۔ کیونکہ کسی اور مذہب نے یہ تعلیم نہیں دی۔ دور نہ جاؤ۔ گاندھی جی کو ہی لے لو۔ کہ ہندوؤں میں گویا ایک عدیم المثال روحانی بزرگ بلکہ رشی اور اوتار خیال کئے جاتے ہیں۔ اور بظاہر دیکھنے میں ان کا کلام بھی روحانی اصطلاحوں سے معمور نظر آتا ہے۔ اور ان کی ہر بات میں روحانی طاقت کے مظاہروں کا ذکر ہوتا ہے۔ مگر کیا یہ ایک تلخ حقیقت نہیں ہے۔ کہ نواکھلی کے چند سو مظلوم ہندوؤں کے لئے تو ان کی روح گداز ہوئی جاتی ہے اور وہ اتنا عرصہ گذر جانے کے باوجود اس علاقہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ لیکن بہار کے لاکھوں ظالم ہندوؤں کی روحیں ان کی آنکھوں کے سامنے اپنے ظلم و ستم کے وسیع میدان میں تڑپ رہی ہیں۔ مگر گاندھی جی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور انہیں یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ظالم بھائی کے ہاتھ کو روکنا بھی میرے فرائض میں داخل ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی نا کہ گاندھی جی کا فلسفہ مظلوم بھائی کی مدد تو سکھاتا ہے۔ مگر ظالم بھائی کی مدد کی تعلیم نہیں دیتا۔ ان کی آنکھ مظلوم بھائی کے جسم کو جلتا ہوا تو دیکھتی ہے۔ مگر ظالم بھائی کی روح کے شعلوں کو نہیں دیکھ سکتی۔ بہرحال یہ صرف اسلام ہی کی مقدس تعلیم ہے۔ کہ وہ دنیا میں ایسی اخوت قائم کرنا چاہتا ہے۔ کہ جس میں ظالم و مظلوم کا امتیاز باقی نہیں رہتا۔ اور ہر شخص کا فرض قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر حال میں اپنے بھائی کی مدد کو پہنچے۔ خواہ وہ بھائی ظالم ہو یا کہ مظلوم ہاں یہ فرق ضرور ہوگا۔ کہ اگر یہ بھائی مظلوم ہے۔ تو اسے ظلم سے بچایا جائے گا۔ لیکن اگر وہ ظالم ہے۔ تو اس کے ظلم کو ہاتھ کو روکا جائے گا۔ کیونکہ ایک صورت میں جسم پر حملہ ہوتا ہے۔ اور دوسری میں روح پر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلاصہ کلام یہ کہ اسلام نے اخوت اسلامی کا وہ اعلےٰ معیار قائم کیا ہے کہ اس کی نظیر کسی اور قوم کسی اور مذہب میں نہیں ملتی وہ اپنے ضابطۂ اخوت کو چار بنیادی ستونوں پر قائم کرتا ہے

(اوّل) وہ اسلامی اخوت کا یہ معیار قائم کرتا ہے کہ تمام مسلمان ایک واحد جسم انسانی کا رنگ رکھتے ہیں تا اگر جسم کے کسی ایک عضو کو تکلیف پہنچے۔ تو باقی جسم بھی بے چینی اور سوزشِ حرارت سے تپنے لگ جائے

(دوم) وہ ہر حال میں ہر مسلمان بھائی کی مدد کا حکم دیتا ہے۔ خواہ حالات کچھ ہوں۔

(سوم) وہ ہر مسلمان کو ہدایت دیتا ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی تمہیں کوئی مظلوم مسلمان بھائی نظر آئے۔ تو جہاں تک تمہاری طاقت ہے اپنی جان اور اپنے مال سے اس کی مدد کو پہنچو۔

(چہارم) وہ یہ بھی ہدایت دیتا ہے کہ اگر تمہارا کوئی مسلمان بھائی ظلم کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو اس کے ظلم کے ہاتھ کو روک کر اس کی روح کو تباہی سے بچاؤ

یہ وہ چار بنیادی اصول ہیں کہ جن پر اسلامی اخوت کی عمارت قائم کی گئی ہے اور گو یہ باتیں بظاہر سب مختصر سی ہیں۔ مگر غور کریں تو ان میں سچی اخوت کا سارا فلسفہ آجاتا ہے۔ اور گو میں اپنی بیماری کی وجہ سے مضمون کو زیادہ تشریح کے ساتھ نہیں لکھ سکا۔ لیکن میں امید کرتا ہوں ہمارے دوست آج کل کے نازک زمانہ میں اسلام کی اس زرین تعلیم کو یاد رکھنے کی کوشش کریں گے۔ جس کا مختصر سا خلاصہ میں نے اوپر کے مضمون میں درج کرنے کی کوشش کی ہے وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین۔

پتہ مطلوب ہے

نظارت بیت المال کو ڈاکٹر محمد امام صاحب ٹھکوری دندان ساز جو کہ پہلے قیرول باغ نئی دہلی میں رہتے تھے انکا پتہ مطلوب ہے اگر کسی دوست کو ان کا مکمل ایڈریس معلوم ہو یا خود ڈاکٹر صاحب کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ تو بذریعہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں ناظر بیت المال

اچھوت ادّہار کی حقیقت

چند سال ہوئے۔ ملک فضل حسین صاحب نے اچھوتوں کے متعلق نہایت ہی مستند اور ٹھوس واقعات پر مشتمل تین رسائل تالیف فرمائے تھے جو اچھوتوں کی بعض سوسائٹیوں نے بھی سینکڑوں کی تعداد میں خرید کر تقسیم کروائے تھے اور حال ہی میں اچھوتوں کے ایک بہت بڑے لیڈر کو جب ایک احمدی دوست کے ذریعہ ان رسائل کے مضامین سے آگاہی ہوئی۔ تو وہ اسقدر متاثر ہوئے کہ اس دوست کی معرفت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ درخواست کی کہ اس سلسلہ کو مکمل کروا کر اچھوتوں کی اور بھی امداد فرمائی جائے چنانچہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر ہدایات ملک صاحب ان کا چوتھا حصہ "ہندو اقتدار کے منصوبے اور اچھوت ادّہار کی حقیقت" کے نام سے لکھ رہے ہیں جو انشاء اللہ عنقریب لازماً تک چھپ جائے گا۔ اس میں اقتباسات کی روشنی میں اور خود ہندوؤں ہی کی تحریروں اور تقریروں کے اقتباس اور حوالے دے دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ ہندوؤں کا اچھوت ادّہار کی تحریک جاری کرنا ان لوگوں کی اصلاح اور فلاح کیلئے نہیں بلکہ محض خود غرضی اور ہندو اقتدار کی قائمی و بحالی کے لئے ہے۔ اس تحریک سے ان کا مقصد و مدعا محض یہ ہے کہ اچھوتوں کو اپنے اثر میں لاکر انکی تعداد سے سیاسی فائدہ اٹھایا جائے۔

اور اس ضمن میں اچھوت ادہار کی تحریک کی مفصل تاریخ بھی بیان کی ہے اور بتایا ہے۔ کہ یہ کب۔ کس نے اور کیوں شروع کی گئی اور اس کے ساتھ ہی خود اچھوتوں کے اندر جو بیداری کی "دو آدھرمی" تحریک پیدا ہوئی تھی اور انہوں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے جو جد و جہد کی وہ بھی بالتفصیل بیان کی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ ان مظلوم غریب اور مفلوک الحال لوگوں کی اس جائز اور حق و انصاف پر مبنی تحریک کی۔ ہندوؤں نے کن کن نادر جبر ناروا طریقوں سے مخالفت کی اور آخر کار ۱۹۳۲ء میں گاندھی جی کی فاقہ کشی کی دھمکی کے نتیجہ میں وہ نہایت بری طرح کچل کر رکھ دی گئی۔ اس رسالہ میں اس المناک واقعہ کی بھی تفصیلی روئیداد دی گئی ہے۔ اور خود ہندوؤں ہی کی مستند تحریروں کی بناء پر بتایا گیا ہے کہ اس دھمکی کے نتیجہ میں پونا شہر میں جو معاہدہ اچھوتوں اور ہندوؤں کے مابین ہوا تھا جسے عرف عام میں "پونا پیکٹ" کہا جاتا ہے وہ ہرگز اب نہیں کہ اسے حق و انصاف پر مبنی کہا جا سکے۔ بلکہ واقعات کی بنا پر ثابت کر دیا گیا ہے کہ وہ سراسر تحکمانہ ہے۔

اس محققانہ رسالہ کا سب سے زیادہ دلچسپ ایمان افروز اور اپنے اندر نمایاں خصوصیت رکھنے والا وہ حصہ ہے۔ جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس معرکۃ الآراء تاریخی بیان کی تشریح و تفصیل میں لکھا گیا ہے۔ اور جس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے امام عالیمقام کو کسقدر نور فراست عطا فرمایا ہے کہ جو باتیں دوسروں کی نگاہ سے اوجھل ہوتی ہیں حضور انور کی دوربین نگاہ انہیں بہت پہلے ہی دیکھ لیتی ہے اس تفصیل کا لطف تو اصل کتاب کے پڑھنے ہی سے حاصل ہوگا۔ مگر تاہم یہاں اتنا بتا دینا غیر ضروری نہیں کہ جب اچھوتوں کی سالہاسال کی جد و جہد کی بناء پر گورنمنٹ نے انہیں بھی جداگانہ انتخاب کا حق دیکر ان کی سیاسی اہمیت تسلیم کر لی۔ تو یہ بات گاندھی جی برداشت نہ کر سکے اور انہوں نے گورنمنٹ اور اچھوتوں کو دھمکی دیدی کہ اگر اس فیصلہ کو نہ بدلا گیا۔ تو میں بھوکا رہ کر مر جاؤنگا مگر اسوقت وزیر اعظم برطانیہ نے صاف کہدیا کہ ہمارا فیصلہ اٹل ہے اور اچھوت لیڈروں نے بھی علی الاعلان پکار کر بتا دیا کہ ہم اس قسم کی دھمکیوں سے مرعوب ہو کر اپنا جائز حق نہیں چھوڑ سکتے باوجود ان صاف اور واضح اعلانات کے اسوقت ایک ہمارے امام ہمام ہی تھے جنہوں نے قبل از وقت وہ سب کچھ دیکھ لیا۔ جو آئندہ ظہور میں آنیوالا تھا۔ اور گاندھی جی کی فاقہ کشی شروع ہونے سے قبل ہی حضور پُر نور نے اچھوتوں اور انکے ہمدردوں کو آنیوالے خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے وہ طریق بھی بتا دیا کہ جس سے یہ لوگ تباہی و بربادی سے بچ سکتے تھے

اس رسالہ میں ملک فضل حسین صاحب نے واقعات کی روشنی میں بتایا ہے کہ آناً فاناً وہ کیا حالات پیدا کر دئے گئے جن کی وجہ سے وہ خطرہ رونما ہو گیا جسکی طرف حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اشارہ فرمایا تھا۔ اور جس نے کہ بعد میں حقیقت کا جامہ پہن کر اچھوتوں پر مکمل تباہی و بربادی نازل کر دی۔

اور گاندھی جی نے پونا پیکٹ کروا کر ہندو اقتدار کو ہمیشہ کے لئے اس ملک میں بحال اور مستحکم کر دیا اور اسی کے نتیجہ میں اب جا بجا اچھوت جلسے کرتے ہیں اور انہیں رو رو کر پیٹتے اور کہتے ہیں کہ ہم اس پیکٹ کی بدولت تباہ و برباد ہو گئے زیر تالیف رسالہ میں خود کانگریس۔ مہا سبھائیوں اور آریہ سماجیوں کی خود نوشت اور مستند تحریروں کی بنا پر یہ امر دو اور دو چار کی طرح ثابت کر دیا گیا ہے کہ یہ فیصلہ یا معاہدہ قطعاً اس لائق نہیں کہ اسے واجب العمل یا قابل نفاذ قرار دیا جا سکے۔ کیونکہ یہ جن حالات میں سطے پایا تھا۔ وہ نہایت ہی ظالمانہ تحکمانہ۔ جابرانہ اور آمرانہ تھے۔ اور اس معاہدہ پر اچھوت لیڈروں نے برضا و رغبت دستخط نہیں کئے بلکہ ان پر رعب و ڈال کر دھمکا کر دہشت زدہ اور مجبور کر کے اور پھر جھوٹے وعدے کر کے اسے منوایا گیا تھا۔ اور اس بات کے ثبوت میں جو کچھ بھی لکھا گیا ہے وہ تمام مواد خود مخالف کیمپ سے فراہم کیا گیا ہے۔ جسکی تردید کا کسی کو یارا نہیں۔

چونکہ ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ حتی المقدور مظلوم کی امداد و اعانت کرے اور اسوقت سات کروڑ اچھوت واقعی مظلوم اور قابل امداد ہیں اس لئے اس موقعہ پر ان کی مدد کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور جبکہ آل انڈیا مسلم لیگ نے بھی فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اچھوتوں کی مدد کرےگی۔ اسلئے تمام مسلمانان ہند کو چاہیئے کہ وہ اس رسالہ کے مضامین سے واقفیت حاصل کریں اور اس قابل امداد گروہ کی اعانت و حمایت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں۔ اسوقت اس قوم کی امداد کرنا مظلوم کی مدد کرنا ہی نہیں بلکہ خود اپنی مدد ہی کرنا ہے۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف خود اس معلومات سے لبریز رسالہ کو خرید کر پڑھے۔ بلکہ اپنے اپنے ہاں کے تمام مسلم لیگی مسلمانوں کو بھی اس کی خریداری و اشاعت کی تحریک کرے اور جن کو اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی ہو۔ وہ اس کی متعدد کاپیاں خرید کر غریب اچھوتوں میں بھی تقسیم کریں کہ اسوقت یہ ان کے لئے بہترین رفیق ثابت ہوگا

کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ اور حجم قریباً ڈھائی سو صفحہ ہے۔ پھر بھی قیمت صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے تا کہ عام اشاعت ہو سکے ملنے کا پتہ نظارت نشر و اشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1157

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے جماعت ہائے احمدیہ کی ملاقات کا پروگرام

(۱) جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق جماعتوں کی ملاقات کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے اپنے افراد کو اطلاع دے کر وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

(۲) اوقات مقررہ کی مقدار گذشتہ ریکارڈ کی رو سے تجویز کی گئی ہے۔ جس میں افراد کی کمی بیشی سے وقت میں تبدیلی ہو سکے گی۔

(۳) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی خواہش ہر مخلص احمدی کے دل میں ہوتی ہے۔ اور ہر مشتاق زیارت ملاقات کی گھڑیوں کو لمبا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت روز افزوں ترقی پر ہے اس لئے احباب کا فرض ہے کہ اپنے دوسرے بھائیوں کا بھی خیال رکھتے ہوئے وقت معینہ کے اندر ملاقات ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کے اپنے شوق میں دوسرے دوستوں کی حق تلفی ہو۔ لہذا وقت کی پابندی کی طرف احباب خاص طور پر توجہ رکھیں۔

بعض جماعتوں کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ان کے لئے وقت ناموزوں موقعہ پر رکھا گیا ہے اس لئے تبدیل کیا جائے ظاہر ہے کہ اس مختصر وقت میں ایسے مطالبات کا پورا کرنا دفتر کے امکان سے باہر ہے اس لئے اس سال سے پروگرام اس تجویز کے ماتحت بنایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ سال جن جماعتوں کی ملاقات ۲۶ دسمبر کی صبح کو تھی اس پروگرام کو الٹا کر سب سے آخر میں یعنی ۲۹ کی صبح کو رکھ دیا گیا ہے۔ اور ۲۸ دسمبر کی صبح سے ان جماعتوں کی ملاقات تجویز کی گئی ہے جو ۲۶ دسمبر کی شام کو تھیں اور اسی طرح ۲۷ دسمبر کی صبح کو ملاقات کرنے والی جماعتیں ۲۷ کی شام کو ملاقات کریں گی وعلیٰ ہذا القیاس۔ بقیہ جماعتیں یعنی گذشتہ سال کے وقت سے ایک وقت پہلے ملاقات کر سکیں گی۔ آئندہ اسی تجویز پر انشاء اللہ عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ سوائے اس کے کہ پروگرام کی اندرونی ترتیب میں بعض مصالح کی بنا پر معمولی تبدیلی کرنی پڑے۔ اس سے جو دور قائم ہوگا۔ امید ہے کہ احباب کو اطمینان دلا سکے گا۔ اور علاوہ ازیں جماعتوں کو یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ اس سے اگلے سال ان کی باری کس تاریخ کو آئے گی۔ یہ امر جماعتوں کی خدمت میں پیش کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ صبح کا وقت ملاقات شام کے وقت کی نسبت قریباً نصف ہوتا ہے اس لئے ممکن ہے کہ وقت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اوپر کی مجوزہ ترتیب میں کسی قدر تغیر واقعہ ہو جو سابقہ نقشہ اور نقشہ ہذا کے موازنہ سے احباب بخوبی اندازہ لگا سکیں گے

۲۶/۱۲/۴۶ صبح ۸ بجے

جماعت شملہ	۶	منٹ
جماعت ہائے دہلی ومضافات	۱۲	”
شیخوپورہ شہر وضلع	۲۵	”
کانگڑہ ضلع	۴	”
حصار رہتک، کرنال	۵	”
صوبہ سندھ	۱۲	”

۲۶/۱۲/۴۶ شام ۷ بجے

جملہ جماعت ہائے سرحد	۳۰	منٹ
ریاست کشمیر جموں وپونچھ	۲۰	”
ہوشیارپور شہر وضلع	۲۵	”
ریاست بہاولپور	۱۰	”
راولپنڈی شہر وضلع	۵	”
لدھیانہ شہر وضلع	۱۵	”
انبالہ	۷	”
منٹگمری	۳۰	”

۲۷/۱۲/۴۶ صبح ۸ بجے

کلکتہ	۱۰	منٹ
صوبہ یو۔پی	۱۵	”
گوجرانوالہ شہر ومضافات	۲۰	”
فیروزپور	۲۰	”
جماعت ہائے ضلع لاہور	۱۰	”

۲۷/۱۲/۴۶ شام ۸ بجے

بنگال	۱۰	منٹ
ریاستہائے پٹیالہ نابھہ جیند مالیرکوٹلہ	۲۰	منٹ
بیعت	۲۰	”
ریاست کپورتھلہ	۵	”
شاہپور سرگودھا شہر وضلع	۳۰	”
ملتان مظفرگڑھ	۱۵	”
جھنگ گھیانہ	۵.۰	”
گجرات شہر وضلع	۵۰	”

۲۸/۱۲/۴۶ صبح ۸ بجے

علی گڑھ	۱۰	منٹ
لائل پور شہر وضلع	۲۵	”
بیعت	۱۵	”
جالندھر شہر وضلع	۲۰	”

۲۸/۱۲/۴۶ شام ½۸ بجے

حیدرآباد دکن	۹	منٹ
بمبئی مالابار سیلون	۶	”
بیعت	۲۰	”
سیالکوٹ	½۱	گھنٹہ
شہر لاہور	۱۰	منٹ
گورداسپور شہر وضلع	۱۵	”

۲۹/۱۲/۴۶ صبح ۹ بجے

جماعتہائے کوئٹہ بلوچستان	۷	منٹ
” کیمبل پور میانوالی	۶	”
بیعت	۲۰	”
جماعتہائے جہلم	۱۰	”
” امرتسر	۳۰	”
صوبہ سی۔پی	۲	”
بہار واڑیسہ	۵	”

انتقاد

فقہ احمدیہ حصہ اول ودوم مصنفہ جناب حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ حصہ اول میں پانچ بنائے اسلام۔ توحید رسالت ونماز وروزہ و زکوٰۃ اور حج کے متعلق عام فہم زبان میں تمام ضروری فقہی مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے یہ کتاب قادیان کے تمام مدارس میں بطور نصاب داخل ہے۔ حکیم محمد عبداللطیف صاحب نے اسے دوبارہ سفید ڈوئی کاغذ پر پھر شائع کرکے بہت اچھا کام کیا ہے۔ ہر احمدی مرد وعورت کو اسے زیر مطالعہ رکھنا چاہئے۔ حصہ دوم میں عورتوں سے متعلق خاص اور ضروری مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم

سیرۃ حضرت سیدہ النساء ام المومنین نصرت جہاں بیگم (متعنا اللہ بطول حیاتہا) کاغذ بہترین۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم (ایڈیٹر الحکم قادیان) باوجود دائم المریض ہونے کے اس اہم کتاب کو ضبط تحریر میں لاکر اپنی محنت اور جانفشانی کا جس قدر ثبوت دیا ہے اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ مرحوم نے اس میں ایسے حقائق جمع کر دیئے ہیں کہ اگر ان کو جمع نہ کیا جاتا تو تاریخ احمدیت میں ایک بہت بڑا خلا رہ جاتا۔ اکثر احباب نے حصہ اول تو ملاحظہ کیا ہوگا۔ مطالعہ سے ان کو ضرور معلوم ہوا ہوگا۔ کہ حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہا کی حیات طیبہ کے کوائف مومنین کے لئے کس قدر ازدیاد ایمان کا باعث ہیں اس لاجواب کتاب کا دوسرا حصہ بھی جو مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کبیر نے اپنے لخت جگر شیخ محمود احمد عرفانی مرحوم کے نوٹوں اور یادداشتوں کو لے کر مرتب کرکے شائع کر دیا ہے۔ امید ہے کہ احمدی احباب اس کتاب کو بشوق خاطر حاصل کریں گے قیمت حصہ اول ۳/۰/۰ حصہ دوم ۳/۱/۰ روپے قادیان کے ہر کتب فروش سے مل سکتی ہے۔

لطائف صادق:۔ یہ کتاب حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے دلچسپ حالات اور واقعات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں وہ تمام دلچسپ اور پر لطف باتیں جمع کر دی گئی ہیں جو حضرت مفتی صاحب کو ہندوستان وانگلستان اور امریکہ میں تبلیغی سلسلہ میں پیش آئے۔ کتاب نہایت دلچسپ ہے۔ ایک حصہ شروع کریں تو آخر تک پڑھے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ قیمت ۱/۴

یہ تمام کتابیں قادیان کے ہر کتب فروش سے مل سکتی ہیں۔

پروگرام شب ۲۶ دسمبر ۱۹۴۶ء

(۱) ”دیگر اجرام فلکی میں زندگی کے امکانات“ از مکرم جناب ڈاکٹر عبدالاحد صاحب ایم۔ایس۔سی پی۔ایچ۔ڈی (۲) ”بعث بعد الموت“ از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

نوٹ:۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس کا لیکچر ۲۶ دسمبر کو اجلاس دوم میں ہوگا۔ — ناظر دعوۃ وتبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گولیاں انکی اثر میں تیز ہیں

عالیجناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر رامپوری

کی طبیہ عجائب گھر کے متعلق ایک نظم کے چند اشعار

ہے دواخانہ بھی قدرت کی کتاب — بوڑھوں کو بھی دیتا ہے لطفِ شباب
ہیں جوانی خیز ان کی ادویہ — صاف ستھری اور اچھی ادویہ
جمع ہیں یاں معدنی اشیا تمام — موتیوں مونگوں کا بھی ہے اہتمام
گولیاں انکی اثر میں تیز ہیں — رائفل کی گولی یا مہمیز ہیں
مجھ کو بھی کچھ گولیاں دی تھیں مگر — گنتی کی تھیں چند لیکن با اثر
اور کچھ ملتیں اگر دو ایک بار — پھر یہ کہہ سکتا اثر ہے پائیدار
شکرِ نعمت پھر بھی گوہر چاہیے — گر نہیں قندِ مکرر چاہیے:

یہ با اثر گولیاں زدجام عشق کلاں مشین سے بنی ہوئی ہیں اکماہ کورس ساٹھ گولیاں ساڑھے گیارہ روپے دو ہفتہ کورس چھ روپے

رعایت ہو تو ایسی!

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر مورخہ بیس دسمبر ۱۹۴۶ء سے اکتیس ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء تک طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ کے نہایت مفید اور زود اثر مرکبات میں سے جو اصحاب بیمشت بیس روپے کی ادویہ طلب فرمائیں گے انہیں پانچ روپے کی ادویہ مفت دی جائیں گی۔ صرف اکسیر اٹھرا اور سونے کی گولیاں رجسٹرڈ حب جواہر مہرہ عنبری اور زدجام عشق کلاں پر اصل قیمت پر ساڑھے بارہ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ یعنی بیس روپیہ کی گولیوں کے خریدار کو اڑھائی روپے کی گولیاں مفت دی جائینگی۔

اصلی قیمتیں

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ اور حب جواہر مہرہ عنبری ایک روپیہ کی چار عدد اور زدجام عشق کلاں ایک روپے کی پانچ گولیاں تفسیر کبیر (نیسواں پارہ کا نصف اوّل) بھی مقابلتہً رعایتی قیمت پر ملیگی

جناب رسول رحمٰن صاحب المورہ یوپی

کی بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔ کچھ دن پیشتر میں نے اور میری ہمشیرہ نے آپ کی بواسیری گولیاں استعمال کیں۔ بہت فائدہ ہوا۔ خونی بواسیر کے لئے آپ کی گولیاں اکسیر ہیں۔

بواسیری ایک ماہ کا کورس اٹھارہ روپے۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

جلسہ سالانہ

پر آنے والی مستورات اپنی طبی ضروریات کے لئے خانہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں تشریف لائیں۔ جہاں زیر نگرانی بیگم صاحبہ حکیم عبد الوہاب صاحب عمر طبیبہ و قابلہ (مستند طبیہ کالج دہلی) خاطر خواہ علاج کا انتظام ہے۔

منیجر دواخانہ نور الدین رضی اللہ عنہ قادیان

قوت مدافعت
طاقت جسمانی

اگر آپ کے جسم میں قوت مدافعت ہو۔ تو آپ بیماری کا مقابلہ کر سکتے ہیں

قوت مدافعت کے ذریعہ آپ اپنے کام بخوبی سر انجام دے سکتے ہیں

قوت مدافعت حاصل کرنے کا بہترین موسم موسم سرما ہے۔

قوت مدافعت عنبرین میں بتمام و کمال موجود ہے۔

قوت مدافعت اور طاقت جسمانی کے لئے آپ کو عنبرین کے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے:

قیمت فی شیشی پانچ روپے

ملنے کا پتہ: دواخانہ نور الدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1158

دواخانہ خدمت خلق کی شہرہ آفاق ادویہ

ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہٗ کے بیاض کے نسخے تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تمام بیاض کے نسخہ جات تیار کرائے جاسکتے ہیں۔ نیز ہمارے دواخانہ میں شریفی خاندان کے بیاض کے نسخے تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور اُنکے بیاض کے نسخہ جات تیار کرائے جاسکتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست ادویہ حسب ذیل ہے

۱۔ "تپاکُن" ملیریا کی بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص دو روپیہ عا

۲۔ "شفائی" پرانے اور باری کے بخاروں کے لئے مجرّب ہے قیمت یکصد گولیاں چار روپے للعہ

۳۔ "اکسیر شباب" مردانہ طاقت کے لئے بہترین دوا ہے قیمت تیس۳۰ خوراک سات روپے سعہ

۴۔ "زدجام عشق" بے حد مقوی اور پٹھوں کو طاقت دینے کیلئے ساٹھ گولیاں بارہ روپے عـ۱۲ـہ

۵۔ "حبوب جوانی" مولد جوہر حیات قیمت پچاس گولیاں پانچ روپیہ ۵ـہ

۶۔ "حب جند" دماغی امراض کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت یکصد گولیاں۔ اٹھارہ روپے عـ۱۸ـہ

۷۔ "حب مروارید عنبری" اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین دوا ہے قیمت یکصد گولیاں دس روپیہ عـ۱۰ـہ

۸۔ "دوائی فضل الٰہی" اولاد نرینہ کیلئے قیمت مکمل کورس سولہ روپے عـ۱۶ـہ

۹۔ "ہمدرد نسواں" اٹھرا کے لئے قیمت مکمل کورس ۲۰ فی تولہ دو روپیہ عا

۱۰۔ "اکسیر جنین" اٹھرا کا بے خطا علاج۔ قیمت فی تولہ چھ روپے ۶ـہ

۱۱۔ "تریاق کبیر" گھر کا ڈاکٹر۔ یعنی فوری علاج قیمت بڑی شیشی تین روپیہ۔ درمیانی شیشی ڈیڑھ روپیہ عہ چھوٹی شیشی ۱۲

۱۲۔ "اکسیر نزلہ" پرانے نزلہ کے لئے قیمت یکصد قرص چار روپیہ للعہ

۱۳۔ "قرص پیچش" پیچش کے لئے۔ قیمت یکصد قرص چار روپے۔ للعہ

۱۴۔ "معجون فوفل" سیلان الرحم کیلئے قیمت پانچ تولہ دو روپیہ عا

۱۵۔ "سفوف جریان" جریان کے لئے قیمت پانچ تولہ ایک روپیہ چودہ آنے عہہ

۱۶۔ "برشعثا" نزلہ کے لئے قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ عہ

۱۷۔ "جوارش جالینوس" پیشاب کی کثرت اور درد کمر کے لئے قیمت فی چھٹانک دو روپیہ۔ عا

۱۸۔ "اطریفل زمانی" نزلہ وغیرہ کیلئے قیمت فی چھٹانک پندرہ آنے

۱۹۔ "قرص صندل" مصفی خون قیمت یکصد قرص ڈیڑھ روپیہ :۔ عہ

۲۰۔ "قرص مرکب افسنتین" معدہ کے لئے۔ قیمت یکصد قرص ساڑھے تین روپے ۸ـہ

۲۱۔ "نمک سلیمانی" ہاضمہ کیلئے قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ چار آنے عہہ

۲۲۔ "حب قبض کشا" قبض کیلئے قیمت یکصد گولیاں دو روپیہ عا

۲۳۔ "حب لشباک" دمہ نما کھانسی کے لئے قیمت یکصد گولیاں چار روپے۔ للعہ

۲۴۔ "سرمہ خاص" جملہ امراض چشم کے لئے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ چھ ماشہ ایک روپیہ پانچ آنے۔ تین ماشہ بارہ آنے ۱۲

۲۵۔ "لعوق سپستان" نزلہ کھانسی کے لئے قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ چار آنے۔ عہہ

دواخانہ خدمت خلق کی شہرہ آفاق ادویہ

ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے بیاض کے نسخے تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تمام بیاض کے نسخہ جات تیار کرائے جا سکتے ہیں۔ نیز ہمارے دواخانہ میں شریفی خاندان کے بیاض کے نسخے تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور اُنکے بیاض کے نسخہ جات تیار کرائے جا سکتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست ادویہ حسب ذیل ہے

۱۔ "تپ شکن" ملیریا کی بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص دو روپیہ ؏

۲۔ "شفائی" پرانے اور باری کے بخاروں کے لئے مجرّب ہے۔ قیمت یکصد گولیاں چار روپے للعہ

۳۔ "اکسیر شباب" مردانہ طاقت کے لئے بہترین دوا ہے۔ قیمت تیس خوراک سات روپے ؏

۴۔ "زدجام عشق" بے حد مقوی اور پٹھوں کو طاقت دینے کیلئے ساٹھ گولیاں بارہ روپے ؏۱۲

۵۔ "محبوب جوانی" مولد جوہر حیات قیمت پچاس گولیاں پانچ روپیہ ؏

۶۔ "حب جند" دماغی امراض کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت یکصد گولیاں۔ اٹھارہ روپے ؏

۷۔ "حب مروارید عنبری" اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپیہ ؏

۸۔ "دوائی فضل الٰہی" اولاد نرینہ کیلئے قیمت مکمل کورس سولہ روپے ؏۱۶

۹۔ "ہمدرد نسواں" اٹھرا کے لئے قیمت مکمل کورس ؏۲ فی تولہ دو روپیہ ؏

۱۰۔ "اکسیر جنین" اٹھرا کا بے خطا علاج۔ قیمت فی تولہ چھ روپے ؏۶

۱۱۔ "تریاق کبیر" گھر کا ڈاکٹر۔ یعنی فوری علاج قیمت بڑی شیشی تین روپیہ۔ درمیانی شیشی ڈیڑھ روپیہ ؏ چھوٹی شیشی ؏

۱۲۔ "اکسیر نزلہ" پرانے نزلہ کے لئے قیمت یکصد قرص چار روپیہ للعہ

۱۳۔ "قرص پیچش" پیچش کے لئے۔ قیمت یکصد قرص چار روپے۔ للعہ

۱۴۔ "معجون فوفل" سیلان الرحم کیلئے قیمت پانچ تولہ دو روپیہ ؏

۱۵۔ "سفوف جریان" جریان کے لئے قیمت پانچ تولہ ایک روپیہ چودہ آنے ؏

۱۶۔ "برشعشا" نزلہ کے لئے قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ ؏

۱۷۔ "جوارش جالینوس" پیشاب کی کثرت اور درد کمر کے لئے قیمت فی چھٹانک دو روپیہ۔ ؏

۱۸۔ "اطریفل زمانی" نزلہ وغیرہ کیلئے قیمت فی چھٹانک پندرہ آنے

۱۹۔ "قرص صندل" مصفی خون قیمت یکصد قرص ڈیڑھ روپیہ ؏

۲۰۔ "قرص مرکب افسنتین" معدہ کے لئے۔ قیمت یکصد قرص ساڑھے تین روپے

۲۱۔ "نمک سلیمانی" ہاضمہ کیلئے قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ چار آنے ؏

۲۲۔ "حب قبض کشا" قبض کیلئے قیمت یکصد گولیاں دو روپیہ

۲۳۔ "حب لشباک" دمہ نما کھانسی کے لئے قیمت یکصد گولیاں چار روپے۔ للعہ

۲۴۔ "سرمہ ممیرا خاص" جملہ امراض چشم کے لئے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ چھ ماشہ ایک روپیہ پانچ آنے۔ تین ماشہ بارہ آنے ؏۱۲

۲۵۔ "لعوق سپستان" نزلہ کھانسی کے لئے قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ چار آنے ؏

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۸ دسمبر دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں آج بھی پنڈت نہرو کی قرار داد پر بحث جاری رہی۔ آسام کے نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے کہا میرا صوبہ ایک غیر مسلم صوبہ ہے۔ اس لئے سیکشن سی میں معمولی اکثریت کی بنا پر آسام کے لئے آئین مرتب کرنا مناسب نہیں۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر نے اعلان کیا کہ اسمبلی میں کارروائی کے طریق وضع کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے وہ عنقریب اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔ اس لئے میری رائے میں ۲۶ اور ۲۷ دسمبر کو بھی اجلاس ہونا چاہئیے۔ بعض ممبروں نے کہا کہ ان ایام میں کرسمس کی وجہ سے اجلاس نہیں ہونا چاہئیے۔ سردار پٹیل نے کہا۔ ہمیں جلد از جلد سارے قواعد وضع کر لینے چاہئیں۔

نئی دہلی ۱۸ دسمبر۔ اسمبلی کے سکھ نمائندوں نے ڈاکٹر راجندر پرشاد اور دیگر کانگرسی لیڈروں کو ایک میمورنڈم بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اقلیتوں کے حقوق کے متعلق جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ اس میں سکھوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔

قاہرہ ۱۷ دسمبر۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان میں کہا مجھے لنڈن کے آئینی مذاکرات کے بعد پہلے سے بھی زیادہ اس امر کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان ضرور پاکستان حاصل کر لیں گے۔ میں قیام مصر کے دوران میں انگلو مصری گفت و شنید کی تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ آپ نے کہا ہماری جدوجہد مصر کی آزادی کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے اگر ہم ناکام رہے تو یہ مصر کے لئے از حد خطرناک ہوگا۔ اس لئے مصر کے مسلمانوں کو ہماری جدوجہد کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرنا چاہئیے۔

لنڈن ۱۷ دسمبر۔ لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند نے دارالامرا میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے بتایا۔ برطانوی حکومت وزارتی سکیم کی گروپوں سے متعلقہ کلاز کو فیڈرل کورٹ میں پیش کرنا مناسب خیال نہیں کرتی۔ اس کی رائے میں ملک کے تمام عناصر کو اس سلسلے میں برطانوی حکومت کی تشریح منظور کر لینی چاہئیے۔ کیونکہ خواہ فیڈرل کورٹ کچھ ہی فیصلہ کرے حکومت بہر حال اس کلاز کی کوئی اور تشریح منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

دہلی ۱۷ دسمبر جمعیت العلماء ہند کی مجلس عاملہ نے ایک قرار داد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کانگرس کو گروپوں کے متعلق برطانیہ کی تاویل کو منظور کر لینا چاہئیے۔ تاکہ مسلم لیگ دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو سکے۔

طہران ۱۷ دسمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ایران کی مرکزی حکومت کی فوجیں آذر بائی جان کی صدر گاہ اسطرح میں داخل ہو گئی ہیں۔ پارلیمنٹ کے انتخابات دوبارہ ملتوی کر دئیے گئے ہیں۔

دہلی ۱۷ دسمبر۔ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ۶ دسمبر سے ریڈیو ٹیلی فون کا سلسلہ جاری کر دیا گیا ہے۔ پہلے تین منٹ پر پچاس روپے اور بعد کے ہر ایک منٹ پر سولہ روپے گیارہ آنے خرچ ہوا کریں گے۔

کراچی ۱۷ دسمبر اسمبلی کے انتخابات کی بقیہ دو نشستوں کا نتیجہ بھی نکل آیا ہے۔ اب پارٹیوں کی آخری اور قطعی پوزیشن یہ ہے مسلم لیگ ۳۵۔ کانگرس ۲۰ یورپین ۳ جمعیت ۲۔

بمبئی ۱۷ دسمبر۔ حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا ہے ۱۹۴۲ء کی تحریک میں حصہ لینے کی پاداش میں جن اشخاص کو ملازمتوں سے برطرف کر دیا گیا تھا ان پر سرکاری ملازمت کے دروازے کھول دئے جائیں۔

پٹنہ ۱۷ دسمبر بہار کے علاقہ سارن میں ہیضہ کی وبا پھیل گئی ہے۔ قریباً تین سو اشخاص اس وقت تک ہلاک ہو چکے ہیں۔

لاہور ۱۷ دسمبر سونا ۹۹/۰/۰ چاندی ۱۴۳/۰/۰ پونڈ ۱۰۲/۸/۰ روپے

لکھنؤ ۱۷ دسمبر حکومت یو پی نے چار برطانوی آئی سی ایس افسروں کو ان کی خواہش پر میعاد ملازمت کے ختم ہونے سے پیشتر ہی سبکدوش کر دیا ہے۔

لاہور ۱۷ دسمبر سیکنڈ الیکشن ٹربیونل کے صدر خانصاحب چوہدری رحیم بخش نے اپنے عہدہ سے استعفےٰ دیدیا ہے۔

جموں ۱۷ دسمبر مظفر آباد کے ریٹرننگ آفیسر نے کشمیر کے وزیر تعمیرات میاں احمد یار کے علاوہ باقی تمام امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دئیے ہیں ان امیدواروں میں مسلم کانفرنس اور نیشنل کانفرنس کے امیدوار بھی شامل ہیں۔

قاہرہ ۱۷ دسمبر مصری پارلیمنٹ نے ۱۲۵ آراء کی حمایت سے وزیر اعظم مصر نقراشی پاشا پر اظہار اعتماد کی تحریک منظور کر لی ہے۔ تحریک کی مخالفت میں ۴۲ آراء تھیں وزیر اعظم نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا مصر کے سامنے دو ہی راستے ہیں۔ یا تو برطانیہ کے ساتھ براہ راست مذاکرات جاری رکھے جائیں اور یا اس معاملے کو سیکورٹی کونسل میں پیش کر دیا جائے۔

کراچی ۱۷ دسمبر سردار عبد الرب نشتر نے آج قائم مقام وائسرائے ہند سے ملاقات کی مسلم لیگی لیڈر مسٹر احمد جعفر نے بھی آپ سے ملاقات کی۔ اور فسادات بمبئی کے تازہ صورت حالات سے آپ کو آگاہ کیا۔

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ دستور ساز اسمبلی میں پنڈت نہرو کی قرارداد کے متعلق تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر امبیدکر نے کہا۔ میں یہ کہنا نہیں چاہتا کہ یہاں کسی کو قرارداد منظور کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں لیکن دانشمندی کا تقاضا ہے کہ آپ سردست اسے منظور نہ کریں۔ اقتدار اور چیز ہے اور تدبر اور دانشمندی اور چیز ہے۔ ہمیں یہ ثابت کرنا چاہئیے کہ تدبر کے ساتھ ہم تمام عناصر کو ساتھ لے کر شاہراہ آزادی پر گامزن ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ آپ نے کہا قرارداد میں صوبوں کی گروپ بندی کا ذکر تک نہیں۔ اور صرف یہی بات مسلم لیگ کو اسمبلی کی کارروائی سے علیحدہ رکھنے کے لئے کافی ہے۔

قاہرہ ۱۷ دسمبر عرب لیگ نے ایک قرارداد میں برطانیہ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ فلسطین کے مفتی اعظم پر سے تمام پابندیاں اٹھا کر انہیں فلسطین آنے کی اجازت دیدی جائے۔

لاہور ۱۷ دسمبر بیگم شاہنواز امریکہ میں مسلم لیگ کا پراپیگنڈا کرنے کے بعد واپس لاہور پہنچ گئی ہیں سٹیشن پر ملک فیروز خاں نون۔ سردار شوکت حیات خاں اور دیگر مسلم لیگی زعماء نے آپ کا استقبال کیا۔

ہیگ ۱۷ دسمبر ڈچ پارلیمنٹ میں انڈونیشیا اور ہالینڈ کے درمیان معاہدہ کے متعلق بحث شروع ہوئی۔ کیتھولک پارٹی کے لیڈر نے حکومت کی پالیسی کی حمایت کا اعلان کیا۔ لبرل پارٹی کے ارکان نے اس معاہدہ کی سخت مخالفت کی۔

نئی دہلی ۱۸ دسمبر۔ آل انڈیا نیشنل کانگرس کی طرف سے سردار پٹیل کو تین لاکھ پچیس ہزار روپے بھیجے گئے ہیں۔ یہ رقم غذائی قلت کے علاقوں کی امداد پر صرف کی جائے گی۔

کراچی ۱۸ دسمبر۔ حاجیوں کا جہاز علوی کراچی پہنچ گیا ہے۔ یہاں سے یہ جہاز بمبئی جائے گا۔ حاجیوں کو مختلف مقامات تک پہنچانے کے لئے سپیشل گاڑیوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایک اور جہاز اسلامی ڈیڑھ ہزار حاجیوں کو لیکر جدہ سے روانہ ہو گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۸ دسمبر دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے مسٹر جیکر کی ترمیم کی حمایت کی۔ اور کہا کہ یہ ترمیم قرارداد کی مخالفت میں پیش نہیں کی گئی۔ بلکہ اس کا مقصد قرارداد کی غرض و غایت کے لئے مناسب فضا پیدا کرنا ہے۔

اطفال احمدیہ کا انعامی مقابلہ

مجلس اطفال احمدیہ کے زیر اہتمام ۲۹ دسمبر کو بعد از نماز ظہر تا عصر مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت مولانا جلال الدین صاحب شمس اطفال کا تلاوت۔ تقریر۔ اور حضرت مسیح موعودؑ و مصلح الموعود کے اشعار کے حفظ کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ اس مقابلہ میں ہر چالیس یا چالیس سے کم اطفال والی مجلس سے ایک ایک اور اس سے زیادہ والی مجلس میں سے دو دو اطفال ہر مقابلہ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ جن کے ناموں کی اطلاع ۲۱ دسمبر تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیے تقریر (۱) صداقت حضرت مسیح موعودؑ (۲) احمدیت کی امتیازی خصوصیات اور (۳) اطاعت میں سے کسی ایک موضوع پر پانچ منٹ کرنی ہوگی مقابلہ میں اول اور دوم رہنے والے اطفال کو انعامات دئیے جائیں گے۔

مہتمم اطفال